میلادِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

12 ربیع الاول 1443 ہجری کا بیان

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

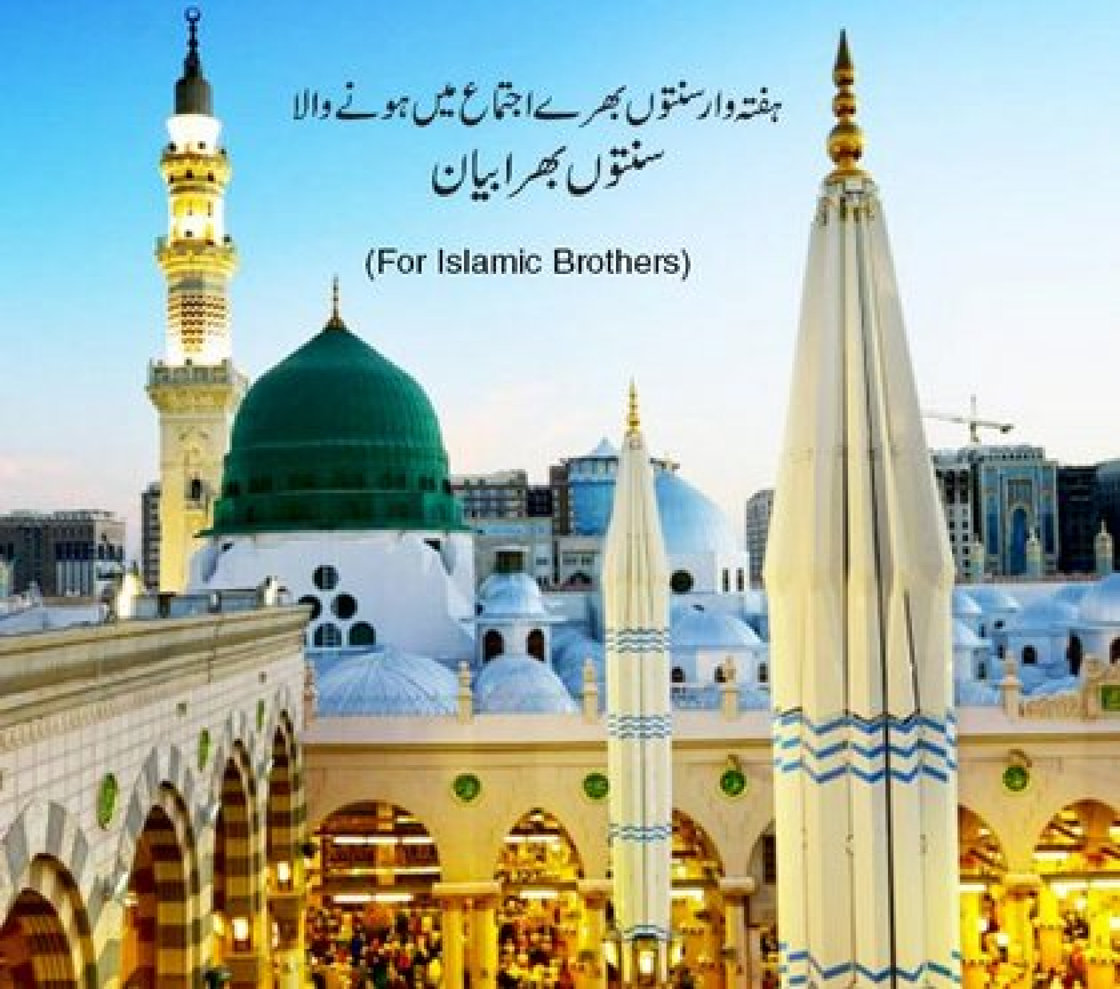

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت:

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے

"اِنَّ اللّٰہَ وَكَّلَ بِقَبۡرِیۡ مَلَكًا اَعۡطَاہُ اَسۡمَاءَ الۡخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیۡ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ اِلَّا اَبۡلَغَنِیۡ بِاِسۡمِہٖ وَاِسۡمِ اَبِیۡہِ ھٰذَا فُلَانُ بۡنُ فُلَانٍ قَدۡ صَلّٰی عَلَیۡكَ

بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مَخلُوق کی آوازیں سُننے کی طاقَت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے،(اور کہتا ہے:) فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔

(مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی... الخ، ۱۰/۲۵۱،حدیث:۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"میلادِ مصطفیٰ** صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" جس میں ہم سنیں گے کہ بے دودھ کی بکری نے دودھ دیا۔ عظمتِ مصطفیٰ کا بیان، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت، مکانِ ولادت پر دعا قبول ہوتی ہے، جشنِ میلاد پر خوشی منانے کا انعام، جشنِ میلاد منانے کا منفرد انداز اور مکتوبِ عطار۔ اس کے علاوہ

---

[1]... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

کئی اہم مفید باتیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

بے دودھ کی بکری نے دودھ دیا

اللہ پاک کے آخری نبی،رسولِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا نے فرمایا کہ جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ "ایک بادل آیا" جس میں روشنی کے ساتھ گھوڑوں کے ہِنْہِنانے اور پرندوں کے اُڑنے کی آواز تھی اور کچھ انسانوں کی بولیاں بھی سنائی دیتی تھیں۔ پھر ایک دم حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے سامنے سے غائب ہو گئے اور میں نے سنا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَشْرِق و مَغْرِب میں سَیر کراؤ اور ان کو سمندروں کی بھی سیر کراؤ تاکہ تمام کائنات کو ان کا نام، ان کا حُلیہ مبارک، ان کی صفت معلوم ہو جائے اور ان کو تمام جاندار مخلوق یعنی جنّ و اِنْس، ملائکہ (فرشتے) اور چرندوں و پرندوں کے سامنے پیش کرو اور انہیں حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کی صورت، حضرت شیث عَلَیۡہِ السَّلَام کی معرفت، حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام کی شجاعت، حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کی خُلَّت ، حضرت اسمٰعیل عَلَیۡہِ السَّلَام کی زبان، حضرت اسحٰق عَلَیۡہِ السَّلَام کی رضا، حضرت صالح عَلَیۡہِ السَّلَام کی فَصاحَت، حضرت لُوط عَلَیۡہِ السَّلَام کی حِکْمَت ، حضرت یعقوب عَلَیۡہِ السَّلَام کی بشارت ، حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی شِدَّت، حضرت ایوب عَلَیۡہِ السَّلَام کا صَبْر ، حضرت یونس عَلَیۡہِ السَّلَام کی طاعَت، حضرت یُوشع عَلَیۡہِ السَّلَام کا جِہاد، حضرت داؤد عَلَیۡہِ السَّلَام کی آواز، حضرت دانیال عَلَیۡہِ السَّلَام کی محبت، حضرت الیاس عَلَیۡہِ السَّلَام کا وقار، حضرت یحییٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی عِصْمَت، حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا زُہد عطا کرکے ان کو تمام پیغمبروں کے کمالات اور اخلاقِ حسنہ سے مزید

خوبصورت کر دو۔[1]

اس کے بعد وہ بادل چھٹ گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ ریشم کے سبز کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں اور اس کپڑے سے پانی ٹپک رہاہے اور کوئی منادی اعلان کر رہا ہے کہ واہ واہ! کیا خوب محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام دنیا پر قبضہ دے دیا گیا اور کائناتِ عالم کی کوئی چیز باقی نہ رہی جو ان کی زیرِ سلطنت اور ان کے زیرِ اطاعت میں نہ ہو۔ اب میں نے چہرۂ انور کو دیکھا تو چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور بدن سے پاکیزہ مُشک کی خوشبو آ رہی تھی، پھر تین شخص نظر آئے، ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا، دوسرے کے ہاتھ میں سبز زَمُرَّد کا تھال، تیسرے کے ہاتھ میں ایک چمک دار انگوٹھی تھی۔ انگوٹھی کو 7 مرتبہ دھو کر اس نے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت لگا دی، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اٹھایا اور ایک لمحہ کے بعد میرے سپرد کر دیا۔[2]

سرکار کی آمد مرحبا　　رسول کی آمد مرحبا

سردار کی آمد مرحبا　　اچھے کی آمد مرحبا

سالار کی آمد مرحبا　　سچے کی آمد مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کیسی نرالی ہے کہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے

1... المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، ولادتہ...الخ، ۲۱۲

2... مواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، ولادتہ، ۱/ ۲۱۵، سیرت مصطفٰی، ص ۶۸

سے پہلے ہی آپ کے چرچے تھے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت پر گواہی طلب کی جارہی تھی۔

اللہ پاک قرآنِ کریم کے پارہ 3، سُوْرَۂ اٰلِ عمرٰن کی آیت نمبر 81 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ (پ۳، آل عمران:۸۱)	ترجَمۂ کنز العرفان: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

مولیٰ مشکل کُشا، شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی، ان سے سیدُ الانبیاء، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق عہد لیا اور ان انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی زندگی میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مبعوث ہوں (تشریف لائیں) تو وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضرور ضرور مدد کریں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بیان

[1]... حدائق بخشش، ص ۸۰

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا و مولا، حبیبِ خدا، محمدِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے افضل ہیں۔ اس آیتِ مبارکہ میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عظیم فضائل بیان ہوئے ہیں۔ علمائے کرام نے اس آیت کی تفسیر میں پوری پوری کتابیں تصنیف کی ہیں اور اس سے عظمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شمار نکات حاصل کئے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں اللہ پاک نے محفل قائم فرمائی۔ خود عظمتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بیان فرمایا۔ اور بیان کے سامعین (سُننے والوں) کیلئے کائنات کے مقدس ترین افراد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو منتخب فرمایا اور یہ ذکر بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہوا جس میں آپ کی عظمت بیان کی گئی اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بطورِ خاص آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا حکم دیا۔ بات صرف یہاں پر ختم نہ فرمائی بلکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو فرمانے کے بعد باقاعدہ اس کا اقرار لیا حالانکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کسی حکمِ الٰہی سے انکار نہیں کرتے۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اس اقرار کا باقاعدہ اعلان کیا اور اقرار کے بعد انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو ایک دوسرے پر گواہ بنایا۔ پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اس اقرار پر میں خود بھی گواہ ہوں۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے اِقرار کرنے کے بعد پھر جانا مُتَصَوَّر نہیں لیکن پھر بھی فرمایا کہ اس اقرار کے بعد جو پھرے وہ نافرمانوں میں شمار ہو گا۔ (تفسیر صراط الجنان، ۱/۵۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اپنی اُمت کے سامنے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خوشخبری سناناتو قرآنِ کریم میں ہے چُنانچِہ

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۶ (پ۲۸، الصف:۶)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ خوشخبری آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آنے کی خبر 570 سال پہلے سنائی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام بھی ارشاد فرمایا کہ ان کا نام احمد ہے۔ یہ بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انبیائے کرام اپنی قوم کے مجمعوں میں ذکر فرماتے کہ وہ تشریف لائیں گے اور ہم اپنے اجتماعات میں کہتے ہیں کہ وہ تشریف لے آئے۔ فرق ماضی و مستقبل کا ہے ثابت ہوا کہ میلاد سنتِ انبیاء ہے۔

تاجدار کی آمد مرحبا شاندار کی آمد مرحبا

شہریار کی آمد مرحبا شَہِ ابرار کی آمد مرحبا

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک میں چلے جانے کا حکم فرمایا (جب ہم اس کے پاس گئے تو) نجاشی بادشاہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بشارت دی، اگر مجھ پر اُمورِ سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر نعلین اُٹھانے کی خدمت بجالاتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دَسویں حصے کا شکر بھی ادا نہیں ہو سکتا

حضرت امام اِبراہیم بن احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے میلاد کی رات ساری مخلوق سَر کے بل کھڑی رہے اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شکر ادا کرتی رہے جو اللہ پاک کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہیں تو اُس کے دَسویں حصے کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...ابوداؤد، حدیث: ۳۲۰۵

[2] ...سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الثانی عشر فی فرح جدہ عبد المطلب بہ ... الخ، ۱/۳۶۱۔

بھلائیوں اور سَعادتوں کے دَروازے کھول دیئے گئے

حضرت اِمام زَکریا بن محمد بن محمود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (ربیع الاوّل شریف) یہ وہ مُبارَک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بابرکت وُجود کے صَدقے دُنیاوالوں پر بھلائیوں اور سَعادتوں کے دَروازے کھول دیئے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر کے دِن پیدا ہوئے اور پیر کے دِن ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت ظاہر ہوئی، مکّۂ مکرمہ سے ہجرت پیر کے دِن ہوئی، پیر کے دِن مدینۂ منورہ میں داخِل ہوئے۔ پیر کے دن ظاہری وصال فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَجَرِ اَسود کو پیر کے دن ہی نصب فرمایا، ایک روایت کے مطابق بدر میں فتح بھی پیر کے دن ملی اور پیر کے دن سورۂ مائدہ نازل ہوئی۔[2]

پیر کا دِن بڑا مُبارَک دِن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ہر **پیر** کو روزہ رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے، **سحری اجتماع** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے تاکہ اجتماعی طور پر روزہ رکھنے میں آسانی ہو، دعوتِ اسلامی کے **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام اور دیگر سینکڑوں عاشقانِ رسول **پیر شریف کا روزہ** رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

1... عجائب المخلوقات والحیوانات، فی شھور العرب، ص۶۸۔

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/۵۹۴، حدیث: ۲۵۰۶۔

مکانِ وِلادت پر دُعا قبول ہوتی ہے

جس مُبارَک مکان میں اللہ کریم کے پیارے پیارے آخری رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت (یعنی Birth) ہوئی، تاریخِ اِسلام میں اُس مقام کا نام "مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" (یعنی نبی کی پیدائش کی جگہ) ہے، یہ بہت ہی مُتَبَرَّک (یعنی بابرکت) مقام ہے۔ علّامہ قطبُ الدِّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔[1] خلیفہ ہارون رشید کی اَمّی جان نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ اِس مسجد کو کئی مرتبہ تعمیر کیا گیا، یہ اِنتہائی خوبصورت عمارت تھی جس کے اکثر حصے پر سونے (Gold) سے کام کیا گیا تھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وِلادت کی جگہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی

علّامہ اَبُو الحسین محمد بن اَحمد جُبیر اُندلسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس مکانِ عالیشان کا ذِکر کرتے ہوئے (اپنے زمانے کے حساب سے) لکھتے ہیں: وہ مُقَدَّس جگہ جہاں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت (یعنی Birth) ہوئی، اُس بابرکت جگہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی (یہ جگہ یوں لگتی ہے) جیسے چھوٹا سا پانی کا تالاب ہو جس کی سطح چاندی کی ہو۔ یہ مُبارَک مکان رَبیعُ الاول میں پیر کے دِن کھولا جاتا ہے کیونکہ رَبیع الاوّل حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا مہینا اور پیر وِلادت کا دِن ہے، لوگ اِس مکان میں بَرَکتیں لینے کے لئے

1...بلد الامین، ص ۲۰۱۔

2...جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۷۵۱ تا ۷۵۲ ملتقطاً۔

داخل ہوتے ہیں۔ مکۂ مکرمہ میں یہ دِن ہمیشہ سے ”یَوْمِ مَشْھُوْد“ ہے یعنی اِس دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔ (1)

مدینے میں عظیمُ الشان اِجتماعِ میلاد

حضرت شیخ علی بن مُوسیٰ مدینی مالکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: مسجدِ نبوی شریف میں ایک زمانے تک 12 ربیعُ الاول کے دِن عظیمُ الشان اِجتماعِ میلاد ہوتا تھا، جس میں بڑے بڑے اِمام بیان فرماتے۔ 12 ربیع الاول کی صبح کا سورج نکلتے ہی میلاد شریف کی محفل کا آغاز ہو جاتا اور میلاد پڑھنے کیلئے 4 اَئِمّہ (یعنی چار امام) مقرر ہوتے۔ محفل شریف حَرم شریف کے صحن میں ہوتی۔ پہلے ایک امام صاحِب میلاد شریف کی مَخْصُوص کُرسی پر بیٹھ کر اَحادیث پڑھتے پھر دوسرے امام کُرسی پر بیٹھتے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت شریف پر بیان کرتے۔ پھر تیسرے امام حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضاعت (یعنی دودھ پینے کا جو زمانہ تھا اس) پر بیان کرتے پھر چوتھے امام تشریف لاتے اور وہ ہجرت پر بیان کرتے۔ آخر میں لوگ شربت پیتے اور بادام کا حَلوہ لے کر واپس لوٹتے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جشنِ میلاد پر خوشی مَنانے کا اِنعام

حضرت امام عَبْدُ الرَّحْمٰن اِبنِ جوزی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جشنِ میلاد پر خوشی کرنے والے کے لیے یہ خوشی جہنم سے رُکاوٹ بنے گی، جو جشنِ میلاد کی خوشی میں

---

1 ...تذکرۃ بالاخبار عن اتفاقات الاسفار، ص ۸۷ - ۱۲۷ ملتقطاً۔

2 ...رسائل فی تاریخ المدینۃ، ص ۷۷ ملخصاً۔

ایک دِرہم خرچ کرے تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی شَفاعت فرمائیں گے،رَبِّ کریم اُسے ایک دِرہم کے بدلے 10 دِرہم عطا فرمائے گا۔اے اُمَّتِ محبوب!تمہارے لیے خوشخبری ہو،تم دُنیا و آخرت میں بہت بھلائی کے حقدار قرار پائے۔

حضرت اَحمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ میلاد مَنانے والے کو بَرکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا،موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلّہ (یعنی Green Robe)پہن کر وہ داخلِ جنَّت ہو گا۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی جشنِ میلاد مَناتے ہیں،کاش!اچھوں کے طفیل ہماری کاوِشیں بھی قبول ہو جائیں۔

حضرت امام عَبدُالرّحمٰن ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قول میں اپنی جیب سے خرچ کرنے کی بھی تَرغیب ہے کہ اگر کوئی عاشقِ رَسُول جشنِ میلاد کی خوشی میں ایک دِرہم خرچ کرے تو اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی شَفاعت فرمائیں گے یعنی اگر تھوڑا سا بھی خرچ کیا تو وہ بھی ضائع نہ ہو گا اور جو زیادہ خرچ کرے گا تو ظاہر ہے جتنا شہد ڈالیں گے اُتنا میٹھا ہو گا۔

جشنِ میلاد کی خوشی میں سادات کی حاجات پوری کریں

جشنِ میلاد کی خوشی میں غریبوں کو تلاش کریں بلکہ آپ کے پڑوسیوں اور خاندان میں بھی غریب ہوں گے،اُن کی مدد کی جائے یا جو بے چارے بے روزگار ہیں آپ انہیں چھوٹا موٹا کاروبار لگوا کر پاؤں پر کھڑا کر دیں،وہ آپ کو زندگی بھر دُعائیں

1...مجموع لطیف الانسی،مولد العروس،ص ۲۸۱۔

دیں گے اس نیک کام کا ثواب **بارگاہِ مصطفٰے** میں بھی تحفۃً پیش کیا جاسکتا ہے، جشنِ میلاد کے موقع پر **میلاد کی محفل میں یا جلوسِ میلاد** میں عاشقانِ رسول کے لیے جو لنگر کا اِہتمام کیا جاتا ہے بے شک وہ بھی صحیح کام ہے اور ہمارا چَراغاں کرنا، جھنڈے لگانا بھی دُرُست ہے۔ جشنِ میلاد کی خوشی میں آپ کسی سَیِّد صاحب کی کوئی مشکل حَل کر دیں یا کوئی سَیِّد صاحب بیمار ہوں تو ان کا پورا علاج اپنے اوپر لے لیں اور یہ نیت کریں کہ میں ان کا علاج کرواؤں گا، چاہے میرے لاکھوں روپے خرچ ہو جائیں یا کسی سَیِّد صاحب کی جوان بیٹی بیٹھی ہے مگر مالی پریشانی کی وجہ سے شادی میں تاخیر ہو رہی ہے، آپ جتنا ہو سکے شادی کا کچھ خرچ دے دیں تاکہ اس سیدزادی کا مسئلہ حل ہو جائے۔

پیارے کی آمد مرحبا　　　مولیٰ کی آمد مرحبا
اَولیٰ کی آمد مرحبا　　　اعلیٰ کی آمد مرحبا
ظاہر کی آمد مرحبا　　　باطن کی آمد مرحبا

اے عاشقانِ رسول! نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے کسی پریشان اُمّتی کی پریشانی دُور کرنے کی فضیلت کیسی ہے؟ آپ سُنیں گے تو ایمان تازہ ہو جائے گا، چنانچہ** فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

قِیامت کے دن سایۂ عرش:

قیامت کے روز **اللہ پاک** کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 شخص **اللہ پاک** کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ **شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے**

(2)میری سُنّت کوزِندہ کرنے والا (3)مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیال رہے! اگر کسی دُکھیارے بندے کی کوئی مدد کرنی ہو تو ڈنکے کی چوٹ پر عَلَی الْاِعْلَان، دِکھانے اور سنانے کے لیے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کی نیت سے چپکے سے اس طرح مدد کرنی چاہیے کہ ایک ہاتھ سے دیں تو دوسرے ہاتھ کو پتا بھی نہ چلے۔ اگر ہم کسی غریب کی مدد کر کے اُس کو دو چار باتیں سنائیں گے، اِحسان جتائیں گے تب تو ظاہر ہے اُس کو تکلیف پہنچے گی اور ہمارا کیا کرایا سب بیکار ہو سکتا ہے بلکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسلمان کو تکلیف دینے کے گناہ میں نہ جا پڑیں۔

پارہ 3 سورۃُ البقرہ آیت نمبر 264 میں اِرشادِ اِلٰہی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۴)	ترجمۂ کنزالعرفان: ”اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کرو۔“

جشنِ میلاد منانے کا منفرد انداز

اے عاشقانِ میلاد! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رَسُول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے جشنِ میلاد منانے کا بھی ایک مُنفرِد انداز ہے اور دعوتِ اسلامی کے **اِجتماعِ میلاد** کی بھی کیا بات ہے! چنانچہ ایک عاشقِ رَسُول کا کچھ اِس طرح بیان ہے: شَبِ عیدِ میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ککری گراؤنڈ کراچی میں دعوتِ اسلامی کی طرف سے کیے جانے

[1]... اَلبُدُورُ السّافِرۃ لِلسُّیُوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶

والے ربیع الاوّل شریف کی بارھویں رات کے بہت بڑے اِجتماعِ میلاد میں ہم چند اسلامی بھائی حاضِر ہوئے۔ باتوں باتوں میں ایک اسلامی بھائی کہنے لگے: دعوتِ اسلامی کے اِجتماعِ میلاد میں پہلے کافی رِقّت ہوا کرتی تھی اَب وہ بات نہیں رہی۔ یہ سُن کر دوسرا بولا: یار! آپ کی یہاں بُھول ہو رہی ہے، اِجتماعِ میلاد کی کیفیت تو وُہی ہے مگر ہمارے دِلوں کی کیفیت پہلے جیسی نہیں رہی، ذِکرِ رَسُول بھلا کیسے بدل سکتا ہے! ہماری ذِہنیَّت تبدیل ہو گئی ہے! اگر آج بھی ہم تنقید کی خشک وادیوں میں بھٹکنے کے بجائے بصد عقیدت و اِحترام، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین تصوُّر میں ڈوب کر نعت شریف سنیں تو اِنْ شَآءَ اللہ کرم بالائے کرم ہو گا۔

پہلے اسلامی بھائی کا شیطانی وَسوسوں پر مبنی غیر ذِمّہ دارانہ اِعتراض اگرچِہ قدموں کو مُتَزَلزَل (یعنی ڈگمگ) کر کے، بوریت دِلا کر اِجتماعِ میلاد سے محروم کر کے واپس گھر پہنچانے والا تھا مگر دوسرے اِسلامی بھائی کا جواب صَد کروڑ مَرحبا! کہ وہ نفسِ لَوّامہ کو جگانے والا اور شیطان کو بھگانے والا تھا۔ چُنانچِہ وہ جواب تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہو گیا۔ میں نے ہمّت کی، قدم اُٹھائے اور اِجتماعِ میلاد کے وَسط (یعنی بیچ) میں جا پہنچا اور عاشِقانِ رَسُول کے اندر جم کر بیٹھ گیا اور نعتوں کے پُر کیف نغموں میں کھو گیا۔ صُبحِ صادِق کا سہانا وقت قریب آیا، تمام عاشِقانِ رَسُول **صُبحِ بہاراں** کے اِستقبال کیلئے کھڑے ہو گئے، اِجتماع پر ایک وَجد ساطاری تھا، ہر طرف **مَرحبا یامصطفےٰ!** کی دُھومیں مچی تھیں، شاہِ خیر الانام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُرُود و سلام کے گُلدستے پیش کئے جارہے تھے، عاشقانِ رَسُول کی آنکھوں سے آنسو جاری

تھے، ہر طرف سے آہوں اور سسکیوں کی آوازیں آرہی تھیں، مجھ پر بھی عجیب کیف و مستی طاری تھی، میری گنہگار آنکھوں نے ہر طرف ہلکی ہلکی بُوندکیاں اور خوشگوار پُھوار برستی دیکھی، گویا سارے کا سارا اِجتماع رَحمت کی بارش میں نہارہا تھا، میں سر کی آنکھیں بند کئے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین تصوُّر میں گم دُرُود وسلام پڑھنے میں مشغول تھا۔ یکایک دِل کی آنکھیں کُھل گئیں، سچ کہتا ہوں، جس کا جشنِ میلاد مَنایا جارہا تھا اُسی نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سراپا گنہگار پر کَرم بالائے کَرم فرمادیا اور مجھے اپنا دِیدار کرادیا، دِیدار سے کلیجا ٹھنڈا ہو گیا۔ واقعی اُس اسلامی بھائی نے بِالکل سچ کہا تھا کہ دعوتِ اسلامی کا اِجتماعِ میلاد تو حَسبِ سابِق (یعنی پہلے کی طرح) سوزورِقّت والا ہی ہے مگر ہماری اپنی کیفیت بدل گئی ہے، اگر ہم مُتوجِّہ رہیں تو آج بھی اُن کے جلوے عام ہیں۔

آمدِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا	اَحمدِ مُجتبیٰ مرحبا مرحبا
یا شفیعَ الْوَریٰ مرحبا مرحبا	خاتَمُ الْاَنبیا مرحبا مرحبا
یارسولِ خدا مرحبا مرحبا	جان تم پر فدا مرحبا مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیخ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُم العَالِیَہ اپنے رسالے "صبح بہاراں" جُلوسِ میلاد کی احتیاطیں اور فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں 12 ربیعُ الاوّل

شریف کو روزہ رکھ کر مَدَنی پرچم اُٹھائے جُلوسِ میلاد میں شریک ہوں۔

جہاں تک ممکِن ہو باوُضو رہیے۔ لب پر نعتوں کے نغمے سجائے، دُرُود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُروقار طریقے پر چلیے۔ اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْامکان باوُضو رہیے، نَماز ِباجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔ عاشِقانِ رسول نَماز کی جماعت ترک کرنے والے نہیں ہوا کرتے۔

جُلوسِ مِیلاد میں گھوڑا گاڑی اور اُونٹ گاڑی مت لایئے کیوں کہ گھوڑے اور اُونٹ کے پَیشاب اور لِید سے عاشِقانِ رسول کے کپڑے وغیرہ پلید ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

جُلوس میں "لنگرِ رسائل" چلایئے یعنی مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ نیز سنّتوں بھرے بیانات کی V. C. Ds وغیرہ خوب تقسیم کیجئے نیز پھل اور اناج وغیرہ تقسیم کرنے میں بھی پھینکنے کے بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے، زمین پر گرنے بِکھرنے اور قدموں تلے کُچلنے سے ان کی بے حُرمتی ہوتی ہے۔

ہر اسلامی بھائی حسبِ توفیق زیادہ ورنہ کم از کم ۱۲ روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ جلوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ (صبح بہاراں، ص ۲۳ تا ۲۹)